بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی فضیلت کا بیان

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ

حافظو علی الصّلوٰتِ و الصلوۃِ الوسطیٰ و قوموا للہِ قٰنِتِیْن.

اس مقام پر تین امور قابلِ غور ہیں۔گزشتہ آیت سے اس کیا تعلق کہ وہاں تو طلاق قبل الدخول اور اس کے مہر کا ذکر تھا۔یہاں نمازوں کا ذکر آ گیا۔اس کی شان نزول کیا ہے اس سے احکام کیا معلوم ہوئے۔

(۱) شانِ نزول یہ ہے کہ ایک قوم مکانات بنائے اور ان کے آراستہ کرنے میں، مشغول ہوگئی، اور مساجد کو ویران کر دیا۔اس پر یہ آیت ِکریمہ نازل ہوئی۔

(۲) اس کا تعلق گزشتہ آیت سے دو طرح ہے۔یا تو اس طرح کہ قرآن کریم کا قاعدہ ہے کہ جہاں دنیاوی احکام بیان فرماتا ہے۔وہاں دینی احکام بھی فوراً بیان بیان فرماتا ہے۔

تاکہ لوگ دنیا میں مشغول ہوکر آخرت سے غافل نہ ہوجاویں پہلے یہ فرمایا تھا کہ فاتوا حرثکم انی شئتم و قدموا لانفسکم چونکہ بہت دیر سے طلاق کے احکام بیان ہورہے تھے اور بعد میں بھی اسی قسم کے احکام آرہے ہیں۔لہذا اب نماز کا ذکر کیا۔

اس میں علماء کو تنبیہ ہے ۔کہ ان مسائل میں مشغول ہوکر نمازوں سے غافل نہ ہوجاویں ۔ اور عامۃ الناس کو یہ تنبیہ ہے کہ طلاق و نکاح کے جھگڑوں میں ایسے نہ پھنسیں، کہ نماز وغیرہ عبادات سے غافل ہوجاویں۔ حضرت امام غزالی کے چھوٹے بھائی امام حامد غزالی ولی کامل تھے مگر امام غزالی کے پیچھے نماز نہ پڑھتے تھے۔ انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے شکایت کی۔والدہ صاحبہ نے وجہ دریافت کی۔تو حامد صاحب نے فرمایا۔کہ یہ نماز میں کھڑے ہوکر مسائل شروع سوچتے ہیں۔محراب عبادت کی جگہ ہے۔ یا دارالافتاء والدہ ماجدہ نے فرمایا۔کہ وہ تو مسائل ڈھونڈتے ہیں۔اور تم ان کے عیب وہ قرآن میں رہتے ہیں، تم نماز سے نکل کر ان کے دل میں گھستے ہو۔نماز میں نہ تم رہتے ہو۔نہ وہ آخر حامد غزالی نے معذرت کی ۔ دوسرے یہ کہ آیت طلاق میں آیا تھا لاتنسو الفضل بینکم ۔آپس کے احسانات نہ بھولو۔جب مخلوق کے احسانات کا شکریہ ضروری ہوا تو خالق

کے احسانات کا شکریہ بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ اس کا شکریہ نمازوں کی محافظت ہے اس حکمت سے یہاں نماز کا ذکر فرمایا گیا۔

(۳) اس آیت سے بہت سے احکام معلوم ہوئے۔ اولاً یہ کہ تمام نمازوں کی محافظت ضروری ہے۔ محافظت میں بہت وسعت ہے۔ ہمیشہ پڑھنا۔ صحیح وقت پر پڑھنا۔ فرائض وواجبات، مستحبات تک کا لحاظ رکھنا خشوع وخضوع وحضور قلب سے ادا کرتا۔ دوسرے یہ کہ صلوۃ وسطی سے مراد نماز عصر ہے۔ حدیث احزاب میں ہے **شغلو انا عن الصلوۃ الوُسطیٰ**۔ تیسرے یہ کہ وسطی معلوم ہوتا ہے۔ کہ نمازیں پانچ ہیں۔ اس لئے کہ وسطی یعنی بیچ کی نماز وہ کہلاوے گی جس کے آس پاس برابر کا عدد ہو۔ اور عدد کم سے کم دو ہیں، ایک عدد نہیں۔ کیونکہ عدد اسے کہتے ہیں جو مجموعہ حاشیتین کا نصف ہو۔ تو نماز وسطیٰ نماز جب ہی ہوسکتی ہے۔ کہ آس پاس دو دو نمازیں ہو اور درمیان میں یہ ہو تو لامحالہ نمازیں پانچ ہوئیں۔ تین کے آس پاس کوئی عدد نہیں ان میں واسطہ نہ بن سکے گا۔

(۴) چند وجھوں سے نماز عصر کی تاکید زیادہ ہے۔ اولاً یہ کہ یہ وقت ہے تجارت کے فروغ اور سیر وتفریح اور کھیل وکود کا۔ ممکن ہے۔ کہ لوگ اس سے غافل ہوجاویں۔ دوم۔ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں میں مشغول ہو کر اسی نماز کو نہ پڑھ سکے تھے۔ سوم۔ اس نماز میں رات ودن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ بروایت بعض۔ چہارم۔ یہ نماز قصری اور غیر قصری کی درمیانی ہے۔ پنجم مرتے وقت اور قبر میں سوالات کے وقت یہ ہی وقت محسوس ہوگا۔ اگر بندہ اس نماز کا پابند ہے تو سولِ نکیریں کے وقت کہتا ہے کہ سوال بعد میں کرنا پہلے مجھے نماز عصر پڑھ لینے دو۔ اسی وجہ سے صوفیائے کرام بعد نماز عصر کھانا پینا وغیرہ حتیٰ کہ کلام دنیا کو بھی پسند نہیں کرتے کہ نزع میں پانی پینے کی ضرورت درپیش نہ آوے۔

(۵) **قومو للہ قنیتین**۔ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ نماز مین قیام فرض ہے امر وجوب کے لئے۔ جماعت ضروری ہے۔ کہ صیغہ جمع اجتماع کو چاہتا ہے۔ قانِتین سے معلوم ہوتا ہے بات کرنا سلام کرنا۔ کھانا پینا۔ اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے۔ یہ تمام امور نماز میں جائز تھے اب ممنوع ہوگئے۔ اور اِذَا قرء القرآن سے نماز میں امام کے پیچھے قرأت منع کردی گئی۔ قنوت کے معنی سکوت کے بھی ہیں۔ اور اطاعت کے بھی۔

ﷲ سے معلوم ہوا۔ کہ نماز صرف رضائے الٰہی کے لئے چاہیئے۔ اس میں ریاکاری، نام ونمود کو دخل نہ ہو۔ نماز حاجت، نماز غوثیہ وغیرہ میں بھی رب تعالیٰ ہی کو راضی کرنا منظور ہرتا ہے۔ پھر رب تعالیٰ سے حاجت چاہی جاتی ہے کسی مقصد کے لئے نماز پڑھنا اللہ کے خلاف نہیں اسی طرح ﷲ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز اللہ کے لئے چاہیئے۔ کعبہ کے لئے نہیں، کعبہ کی طرف صرف رُخ کرایا گیا ہے۔ چہرہ کعبہ کی طرف اور دل خالقِ کعبہ کی طرف ضروری ہے۔ رب تعالیٰ ایسی نمازیں نصیب کرے۔ آمین